



محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل افراد کے بارے میں اسلام کا کیا فیصلہ ہے؟ کیا انہیں کافر سمجھا جائے؟

جو کہتا ہے ”میں قرآن کو نہیں مانتا“ یا ”فلاں آیت پر ایمان نہیں رکھتا“ کیا اسے کافر قرار دیا جائے گا۔؟ (۱)

”جو کہتا ہے ”میں تو صرف اپنی عقل پر ایمان لاتا ہوں۔ (۲)

جو کسی کو کہتا ہے ”تم مرتد ہو گئے ہو“ کیونکہ وہ ایک بے پردہ لڑکے کے ساتھ کہیں گیا تھا۔ (۳)

”جو کہتا ہے ”مجھے فلاں تفسیر کی کوئی ضرورت نہیں (۴)

جو گھر کے افراد کو اپنے گھر میں جمع پڑھاتا ہے اور خطبہ دیتا ہے اور کہتا ہے ”میں نے گھر میں ہی جمعہ کی نماز ادا کر لی ہے“ کیا اس کی نماز ہو جاتی ہے؟ (۵)

”جو کسی کو کہتا ہے ”تم داڑھی کے بجائے مونچھیں کیوں نہیں بڑھاتے؟ (۶)

(۷) ان حرکات کے ساتھ ساتھ وہ اپنی روش پر اڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ کیا ایسے شخص کو کافر اور کتاب و سنت کا دشمن قرار دیا جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

جو شخص قرآن مجید یا اس کی کسی ایک آیت پر ایمان نہ رکھنے کا اظہار کرتا ہے، یا یہ کہتا ہے کہ وہ شریعت کی بجائے عقل پر ایمان رکھتا ہے تو اسے سمجھایا جائے کہ یہ کفر ہے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی ان باتوں پر اصرار کرے تو (۱) اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو گیا ہے۔ اسلامی حکمرانوں کو چاہئے کہ اسے توبہ کرنے کا حکم دیں۔ اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ ارتداد کی سزائے کے طور پر اسے قتل کیا جائے۔ کیونکہ قرآن مجید پر ایمان رکھنا ایمان کا جزو ہے اور اس کی آیت کا انکار بھی پورے قرآن کے انکار جیسا ہے۔

جو شخص اپنی عقل پر اعتماد کرتے ہوئے شریعت کا انکار کرتا ہے وہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت دونوں کا منکر ہے۔ (۲)

بے پردہ لڑکی کے ساتھ گھومنا کفر نہیں، گناہ ہے کیونکہ اسے بدکاری کا راستہ کھلتا ہے، ایسے شخص کو نصیحت کرنی چاہئے اور سمجھانا چاہئے، شاید اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے۔ (۳)

قرآن مجید کی تفسیر میں طرح طرح کی ہیں۔ کچھ تو ایسی ہیں کہ ان سے بچنا ضروری ہے اور کچھ ایسی ہیں کہ قرآن فہمی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں مثلاً ابن جریر اور تفسیر ابن کثیر۔ چونکہ آپ نے کسی تفسیر کا نام نہیں لیا لہذا ہم اس (۴) سوال کا دو ٹوک جواب نہیں دے سکتے۔

جو شخص اپنے اہل خانہ کو گھر میں جمع پڑھاتا ہے، ان کا جمعہ ادا نہیں ہوتا، لہذا انہیں دوبارہ ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے۔ کیونکہ مردوں پر واجب ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں جمعہ پڑھیں۔ عورتوں پر جمعہ فرض (۵) نہیں ہے، ان کے لئے ظہر کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ مسجد میں جا کر مردوں کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

داڑھی کے متعلق پہلے بھی ہمارا ایک فتویٰ جاری ہو چکا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں ”داڑھی موئنا حرام ہے۔ کیونکہ امام احمد بن حنبل، امام مسلم اور دیگر محدثین نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ (۶) علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(غَالِثُوا الشَّوَارِبَ وَفَرِّقُوا الْفُحَّى وَأَبْجُثُوا الشَّوَرِبَ)

”مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کاٹو۔“

امام احمد اور امام مسلم رحمہما اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(جُرِّؤُوا الشَّوَارِبَ وَأَزْغُوا الْفُحَّى، غَالِثُوا النَّمِجَاسَ)

[11] ”موبچیں کا ٹوڈاڑھیاں لٹکاؤ اور مجوسویوں کی مخالفت کرو“

داڑھی مونڈنے پر اصرار کبیرہ گناہ ہے۔ ایسے شخص کو سمجھانا اور اس غلطی سے منع کرنا چاہئے۔

جب ایسا شخص دینی قیادت کے مقام پر فائز ہو پھر تو اسے منع کرنا اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر وہ نماز کی امامت کرتا ہے اور نصیحت کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو اسے اس منصب سے ہٹا دینا ضروری ہے (۷) بشرطیکہ یہ ممکن ہو اور فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو۔ ورنہ اس سے ناراضگی کا اظہار کرنے کے لئے اور اسے اس گناہ سے باز رکھنے کے لئے کسی دوسرے نیک آدمی کے پیچھے نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ البتہ اگر کوئی دوسرا نیک آدمی میسر نہ ہو یا اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی مشکل ہو تو نماز بلجماعت قائم رکھنے کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔ اسی طرح اگر دوسرے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے سے فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو فتنہ کے سد باب کے لئے کم نقصان برداشت کرتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔

وَاللّٰهُ الشّٰفِیُّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

الجنید الدائمہ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن خدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عسینی، صدر عبدالعزیز بن باز

یعنی داڑھی لمبی کرو حتیٰ کہ وہ اس طرح نظر آئے جس طرح کوئی چیز لٹکتی ہے۔ یا لٹکانے کا لفظ اس لئے ارشاد فرمایا کہ داڑھی کے بال چہرے سے نیچے کی طرف بڑھتے ہیں۔ زیادہ لمبی ہو تو زیادہ نیچے تک پہنچے گی۔ [11]

ہذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 17

محدث فتویٰ